نظم

خوبصورت لمحات

عاتکہ ماہین
اے۔ایم۔یو (علی گڑھ)

چلو اک شام ہم دونوں
یونہی آوارہ پھرتے ہیں
چلو مصروفیت کی سب دیواریں منہدم کر کے
بھلا کر مشغلے سارے
کسی ایسی سنہری سرزمیں کی اور چلتے ہیں
جہاں چڑیوں کا ریلا ہو
ہزاروں پھول کھلتے ہوں
سمندر کے کنارے سیپیوں کی کھنکھناہٹ ہو
کبھی پانی ہوا کے رتھ پہ ایسے جھوم کر آئے
ہمارے پاؤں کے تلووں میں آ کر گدگدا جائے
وہیں پر دور سبزہ ہو
کہ جیسے مخملی چادر
وہاں آرام فرمائیں
کئی انجان لوگوں سے مراسم بھی بنائیں ہم
کبھی اپنی سنائیں ہم
کبھی ان سے کسی موضوع پہ کوئی گفتگو چھیڑیں
سمندر میں سنہری مچھلیوں کا رقص بھی دیکھیں

کبھی موجوں کی سرگوشی کو سننے کی تمنا میں
سماعت کو سمندر کی طرف ہلکا سا خم دے کر
اٹھالیں، اور موجوں کی شرارت سے
یونہی محظوظ ہوں ہم سب
چلو اس قیمتی لمحے کو ایسے قید کرلیں ہم
کہ جب بھی پھول، تتلی اور ہوا کے رنگ مرجھائیں
ہمارے پاس ماضی کے جھرونکوں سے
حسیں لمحات مسکائیں۔

☆☆☆